مولانا عبدالقیوم حقانی

مستشرقین کی تحقیقی خدمات

دین اسلام کے خلاف ایک فن کارانہ سازش

اہلِ مغرب کی اسلام سے عداوت اور ان کا مسلمانوں سے بُغض کوئی آج کی بات نہیں ہے، برسہا برس کیا صدیوں سے نسلاً بعد نسلٍ یہ سلسلہ چل رہا ہے، لیکن دو باتیں ایسی ہیں جو سطحی طور پر دیکھنے والوں کو حیرت میں ڈال سکتی ہیں۔

ایک یہ کہ ان اقوام یورپ نے مسلمانوں سے انتقام لینے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی، انڈونیشیا میں ڈچ حکمرانوں نے، ملایا اور برصغیر میں انگریزوں نے، اور مغرب اقصیٰ میں فرانچ نے اور شرق اوسط میں امریکہ، برطانیہ اور فرانس تینوں نے اسرائیل کو مسلّط کرکے جو نہتے مسلمانوں پر ظلم ڈھائے ہیں ان میں ایک ایک واقعہ ایسا ہے جس کو بلا کسی ادنیٰ مبالغہ کے، اور بغیر کسی مجاز و استعارہ کے بیان کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ مسلمانوں کی وہی حالت تھی جو کسی مُردہ مخلوق کی ممکن ہے جو گدھوں اور درندوں کے درمیان پڑ گیا ہو۔ آج جنوبی افریقہ اور مڈغاسکر میں ایسے مسلمان موجود ہیں جن کے آباء واجداد کو ملیبار سے لاکر عمر قید کی سزا دی گئی تھی جن کا جرم یہ تھا کہ وہ اپنی زمین پر اُگنے والے درختوں سے پیدا شدہ ربڑ کے چند تولے ان کی مرضی کے بغیر حاصل کرلیتے تھے، اور برّصغیر میں خاص طور پر ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد انہوں نے جو کچھ کیا اس کی تفصیل تو کیا اجمالی ذکر بھی ایسا ہے کہ۔

آسماں را حق بود گر خوں بیفشاند بر زمیں

فلسطینیوں پر چالیس سال سے جو مسلسل آگ برسائی جا رہی ہے، کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ لیکن ن تمام چیرہ دستیوں کے باوجود آج تک ان کی آتشِ انتقام ٹھنڈی نہیں ہوئی ہے۔ کہنے کو تو مسلمان ایک بڑی قوم ہیں، ٹکڑیوں میں بٹے ہوئے ہیں، اور جہاں ہیں باہم برسرِ پیکار ہیں۔ مغرب اقصیٰ سے لے کر انڈونیشیا کے آخری جزیرے تک کہیں اقتصادی طور پر آزاد نہیں ہیں، سیاسی طور پر انہی اقوام کے دریوزہ گر ہیں۔ علمی ثقافتی دنیا میں انہی کی ایجادات کو عظمت کی نظر سے دیکھتے ہیں، انہی کی زبان بولنے پر فخر کرتے ہیں، انہی کی معاشرت تہذیب کی علامت سمجھتے ہیں۔ ایسی شکست خوردہ قوم سے انتقام کس بات کا اور کب تک؟ تسخیر

فضا کے مدعی چاند پر کمنڈ ڈالنے والے چند انسانوں کو زمین پر اپنی مرضی سے چلنے کی آزادی کیوں نہیں دینا چاہتے ایک بات تو یہی ہے جو ناقابل فہم ہے ۔ دوسری بات یہ کہ ان کے وہ دانشور و محققین جن کی علمی تحقیقات کا میدان مشرق ہے اور جن کو اورنٹیلسٹ یا مستشرق کہا جاتا ہے ۔ مشرق کے دوسرے مذاہب بودھ مت ۔ شنتو، آتش پرست، بت پرستوں کے مذاہب کا مجموعہ جس کو ہندو مت کہا جاتا ہے، ان سب پر بحث کیوں نہیں کرتے، برائے نام شعبے ان مذاہب کے مطالعہ اور ان کی ادبیات کی تحقیق کے لیے قائم ہیں، مگر ان شعبوں میں جاکر دیکھئے، چند تصویر بتاں، چند قدیم وید اور دیو مالاؤں کے نسخے، چند سنسکرت میں لکھے ہوئے کتبے، کچھ پتھر کے ٹکڑے یا مختلف لباسوں اور پیراہنوں کے نمونے، اور اس کے آگے صفر ۔

دوسری طرف اسلامیات کا مضمون دیکھئے، تیرہویں صدی عیسوی سے لے کر اس بیسویں صدی تک کوئی زمانہ ایسا نہیں گزرا جب قرآن کریم کا ایک نیا ترجمہ نہ کیا گیا ہو ۔ پروفیسر محمد حمید اللہ صاحب (سابق پروفیسر اسلامیات، استنبول یونیورسٹی، مقیم پیرس) کے فرانسیسی ترجمۂ قرآن کریم کے مقدمہ میں ان ترجموں کی فہرست ہے جو یورپین زبانوں میں اب تک ہوئے ہیں، مشرقی و مغربی یورپ کا کوئی ایک ملک ایسا نہیں ہے جس میں ایک سے زیادہ ترجمۂ قرآن موجود نہ ہو ۔ انگریزی میں اٹھہتر (۷۸) ترجمے، فرنچ میں بہتر (۷۲) ترجمے، جرمن میں ۵۵ ترجمے، اطالوی میں ۲۱ ترجمے ہو چکے ہیں، مگر معلوم ہوتا ہے کسی ایک ترجمہ سے ان کی تشفی نہیں ہوتی، سیرت نبوی ؐ پر بہتیری کتابیں نئے نئے عنوانات کے ساتھ شائع ہوتی رہتی ہیں ۔ اڈنبرہ یونیورسٹی میں قرآن کریم پر کام کرنے والوں کے لیے اسکالرشپ اب بھی دیا جاتا ہے بشرطیکہ ان کی تحقیق کی ابتداء اس سے ہو کہ یہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی تصنیف ہے ۔

لیڈز یونیورسٹی میں سامی (SEMITIC) ادبیات کا شعبہ ہے ۔ ان زبانوں میں سریانی، عبرانی، حبشی اور مختلف زبانیں ہیں ۔ عبرانی پر تو خیر دو ایک، حاخام، کام کرتے دکھائی دیئے کیونکہ انہی کا قائم کردہ شعبہ ہے مگر سریانی، ارامک، حبشی پر ایک مقالہ بھی مرتب نہیں، اور عربی پر کام کرنے والوں کے رسالوں سے الماری بھری پڑی ہے ۔

قرآن کریم اور سیرت نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تو ان مستشرقین کا تختۂ مشق ہمیشہ سے رہا ہے ۔ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی سیرت پر مختلف بیہودہ عناوین کے ساتھ اپنی معاندانہ تحقیقات شائع کرتے رہتے ہیں ۔

ایک اور حربہ یہ استعمال کرتے ہیں کہ سیرتِ نبوی ؐ پر ایسی کتاب لکھتے ہیں جیسے معلوم ہو بڑے انصاف

پسند ہیں، لکھنے کا انداز معروضی ہے، مگر آخر میں قرآن کے متعلق ایسا جملہ لکھ دیں گے جس سے تمام اعترافات پر پانی پھر جائے، دراصل ان کا مقصد صرف قرآن کریم کے کلام الٰہی ہونے کی تردید کرنا ہوتا ہے، اور سیرت کا عنوان اور اعتراف کا انداز سب ایک فن کارانہ سازش ہوتی ہے۔

خلاصہ یہ کہ اس انداز میں یا اُس انداز میں کوئی زمانہ خالی نہیں جاتا جب ان کی تحقیقی کاوش اسلام پر حملہ آور نہ ہو۔ حال ہی میں مانٹ گمری واٹ (استاد اسلامیات اڈنبرہ یونیورسٹی اور مصنف محمد ایٹ مکہ، محمد ایٹ مدینہ، وحدت اسلامی، غزالی وغیرہ) نے ایرانی انقلاب، افغانستان کے جہاد، اور اسلامی شعور کی بیداری (الصحوۃ الاسلامیۃ) کا جائزہ پیش کیا ہے۔

یہ دو عجوبہ قسم کی باتیں ایک تو اسلام کو ناقابلِ التفات، نوزائیدہ مذہب اور قرآن کو معاذ اللہ "چند سُنی سنائی باتوں کا غیر مرتب مجموعہ" کہتے ہیں اور اس کے باوجود صدیوں سے اس کی تشریح و تفسیر کرتے جا رہے ہیں، یہ سیکڑوں ترجمے ان کے لیے ناکافی ہیں، مزید کی کوشش جاری ہے۔

دوسرا عجوبہ یہ کہ اسلام میں جاذبیت کے قائل نہیں ہیں۔ ایک بات کو صدیوں سے رٹ رہے ہیں کہ اسلام بزورِ شمشیر پھیلا۔ تو سوال یہ ہے کہ اب تو مسلمانوں کے ہاتھوں میں شمشیر کیا چھُری بھی نہیں ہے، اب تو اس کے خلاف سازش سے باز آجاتے۔ کبھی براہ راست نام لے کر گالی دیتے ہیں، کبھی علم و فلسفہ کی آڑ میں آکر وار کرتے ہیں۔ عیسائیت کی تبلیغ میں کروڑوں ڈالر خرچ کر رہے ہیں۔ تعلیم، دوا، غذا، جنس، ہر قسم کے ہتھیار سے دیہاتوں اور شہروں میں، افریقہ کے جنگلوں میں اپنے چرچ بنا رہے ہیں۔ کیا یہ کافی نہیں ہے، کیا اس کی ضرورت ہے کہ اسلام اور صرف اسلام ہی ایسا مذہب ہے جس کے درپے آزار ہوں؟

کبھی آپ نے سُنا کہ ان مشنری کے سورماؤں نے بودھ مت کی مذمت کی ہو شنٹو پر حملہ آور ہوتے ہوں، کسی آریائی مذہب یا کسی بُت پرست مذہب کی تردید کی ہو۔؟

اس متضاد صورت حال کا تجزیہ کیجئے تو معلوم ہوگا کہ دراصل عیسائیت کے پاس دنیا کے لیے نہ پہلے کوئی پیغام تھا اور نہ اب ہے۔ چند کبھی کبھی مدھم روشنی کی کرنیں پورے مجموعۂ اصلاحات و کفارات میں نظر آتی ہیں جو عقل سلیم کو مطمئن نہیں کر سکتیں۔ عقل سلیم الگ رہی عام انسانی عقل کو بھی اپیل نہیں کرتیں، خود یوربین نوجوان بائبل کو "پریوں اور جنوں کی کہانی" سے تعبیر کرتے ہیں۔

دوسری طرف اسلام کا معاملہ ہے کہ قرآن اور سیرت نبویؐ میں وہ مقناطیسی قوت ہے کہ جو کام یہ مشنریاں

پچاس برس میں نہیں کر سکتیں اس کو ایک داعیٔ دین چند دنوں میں انجام دے دیتا ہے۔

ایتھوپیا ایک خالص کرسچین ملک ہے، ہیلا سلاسی کے وقت میں یہی ایک ملک تھا جس کی بنیاد میں عیسائیت کی پرورش، تبلیغ داخل تھی۔ وہاں ایک شہر عدلیس ابابا میں پچاس مشنریاں کام کرتی تھیں۔ حکومت کی سرپرستی، مشنریوں کی دولت، اور تربیت یافتہ نوجوان لڑکیاں، اپنے رفقائے کار کے ساتھ ان گاؤں اور قصبوں میں پھیل جاتیں جہاں موٹر یا لاری کا راستہ بھی نہیں ہے۔ کئی میل کچے اور ناہموار راستوں پر پیدل چل کر کوڑھیوں کا علاج کرتیں، ان کے زخم دھوتیں، مرہم پٹی کرتیں، ان کے لڑکوں کو مٹھائیاں، کھلونے اور گیند دیتیں۔ نوجوانوں کو اپنے ساتھ لاکر تربیت کا نظم کرتیں، بد جیتھڑوں میں لپٹے ہوئے اور بھوک سے سسکتے ہوئے جوانوں کو کوٹ پینٹ، سفید قمیض اور ٹائی باندھ کر انگریزی، فرنچ، اٹالین زبانیں سکھاتیں، مگر جب یہ نو مذہب ہوش سنبھالتے تو اپنے کو تیسرے درجہ کا عیسائی پاتے، یہ کالے ہیں ان کی قبریں کالوں کے قبرستان میں ہونگی یہ گوروں کے چرچ میں نہیں جا سکتے اور ان کو پتہ چلتا کہ کالوں کی ہولی فیملی الگ ہے اور گوروں کے تالوث دوسرے ہیں۔ وہاں اسلام کے نام لیوا چند مہینوں میں عام پبلک کو مسلمان کر دیتے، صرف اصولِ مساوات ہی کے جاننے اور برتنے کے بعد لوگ عیسائیت سے تائب ہو کر اسلام کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔

محمد علی امہری عدلیس ابابا کے رہنے والے ہیں، ایک زمانہ میں ایتھوپیا کے سفارت خانہ جدہ میں سیکنڈ سکریٹری تھے، ازہر میں تعلیم حاصل کی ہے، ان کی کتاب "الاسلام فی ایثوبیا" دار الشعب مصر نے شائع کی ہے، اس میں متعدد واقعات ایسے لکھے ہیں کہ مشنریوں کی برسہا برس کی کوششوں پر مسلمان داعیوں نے پانی پھیر دیا۔

مسیحی مبلغ اس وقت تک تیر چلاتے رہتے ہیں جب تک کہ تاریکی قائم ہے، لیکن آفتاب کی کرنوں کے نکلنے کے بعد ان کے پیر نہیں جم سکتے، یہی وہ حقیقت ہے جس کو ان مشنریوں نے پا لیا ہے۔

مولانا سید محمد علی مونگیریؒ، مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ، ڈاکٹر محمد وزیر خانؒ نے برطانوی استبداد کے زمانہ میں عیسائیت کو پنپنے نہیں دیا۔

ایک شخص بھی جب عیسائیت کا مطالعہ کر کے سامنے آجاتا ہے تو ان کی برسہا برس کی کاوشوں پر پانی پھیر دیتا ہے، جیسے آج کل ایک افریقی مسلمان ڈاکٹر احمد دیدات نے ان مشنریوں کے مبلغین کی نیند اڑا رکھی ہے۔

اس حقیقت کے پس منظر میں جب اقوام یورپ کی اسلام دشمنی کا جائزہ لیا جائے تو پھر کوئی بات عجوبہ یا باعث حیرت نہیں رہ جاتی۔

الحق کی اولین روز سے یہ کوشش رہی ہے کہ یہاں کے تعلیم یافتہ طبقہ سے ان علماء و مصلحین کا تعارف کرائے جو بیک وقت تسبیح و سیف کے جامع رہے ہیں، جنہوں نے اپنی علمی و روحانی تربیت سے خلق خدا کو فیض پہنچایا اور جب جہاد کا وقت آیا تو اس میں قائدانہ کردار ادا کیا۔

اندرون برصغیر میں ایسی باکمال شخصیتیں کم نہیں ہیں۔ حضرت سید احمد شہیدؒ، مولانا اسمٰعیل شہیدؒ، مولانا عبدالحیؒ، مولانا ولایت علیؒ سے لے کر شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ اور مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کی سیرت و کارنامے جن سے یہاں کے مسلمان واقف ہیں اور جو واقف نہیں ہیں ان کے لیے کتابوں کے کافی ذخیرے موجود ہیں لیکن اسی طرح کی وہ شخصیات جو عرب ممالک میں اُبھریں اور جنہوں نے ملکوں کو آزاد کرانے میں حصہ لیا اور دوسری جانب حلقہ درس و تربیت میں بھی اعلیٰ خدمات انجام دیں، ان کی سیرتوں سے کم لوگ واقف ہیں اور ان کے حالات اور کارناموں کو اردو میں منتقل بھی نہیں کیا گیا ہے۔

ضرورت ہے کہ ان کے حالات، سیرت و سوانح اور علمی و دینی جہادی کارناموں کو مرتب کر کے جدید نسل تک آسان اور عام فہم زبان میں پہنچایا جائے۔ ماہنامہ الحق اس سلسلہ میں بھی اہل علم اور قلم کے تعاون سے مثبت اور مفید پیش رفت کے لیے اپنے اہل علم کے مضامین اور قارئین کی تجاویز کا خیر مقدم کرے گا۔

سلسلۂ مطبوعات مؤتمر المصنفین (۳۹)

اقتدار کے ایوانوں میں

شریعت بل کا معرکہ

مولانا سمیع الحق

ملک کی تاریخ میں نفاذ شریعت کی جدوجہد کا روشن باب، ایوان بالا سینیٹ اور قومی سیاست میں نظام اسلام کی جنگ، آغاز، رفتار کار، صبر آزما مراحل کی لمحہ بہ لمحہ روئیداد اور مستقبل کے لائحہ عمل کے علاوہ خارجہ پالیسی، عورت کی حکمرانی، جہاد افغانستان اور اہم قومی و ملی اور بین الاقوامی مسائل پر فکر انگیز گفتگو اور سیر حاصل تبصرے۔

مؤتمر المصنفین

دار العلوم حقانیہ ○ اکوڑہ خٹک ○ نوشہرہ

سرحد (پاکستان)

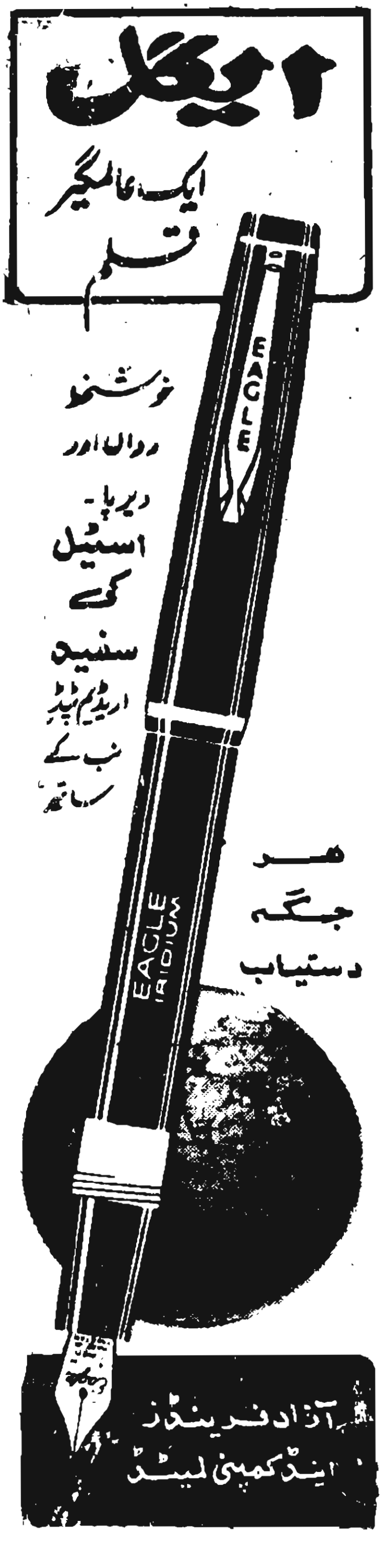
ایگل
ایک عالمگیر
قلم
EAGLE
خوشنما
رواں اور
دیرپا۔
اسٹیل
کے
سنہری
اریڈیم ٹپڈ
نب کے
ساتھ
EAGLE IRIDIUM
ہر
جگہ
دستیاب
آزاد فرینڈز
اینڈ کمپنی لمیٹڈ

دِلکش
دِلنشیں
دِلفریب
حُسین
کے
پارچہ جات
حسین کے خوبصورت پارچہ جات نہ صرف آنکھوں کو بھلے لگتے ہیں بلکہ آپ کی شخصیت کو بھی نکھارتے ہیں۔ خواتین ہوں یا
مرد دونوں کے ملبوسات کیلئے موزوں۔ حسین کے پارچہ جات شہر کی ہر بڑی دکان پر دستیاب ہیں۔
FABRICS
خوش پوشی کے پیش رو
حسین ٹیکسٹائل ملز
حسین انڈسٹریز لمیٹڈ کراچی
کا ایک ڈویژن

قومی خدمت ایک عبادت ہے
اور
سروس انڈسٹریز اپنی صنعتی پیداوار کے ذریعے
سال ہا سال سے اس خدمت میں مصروف ہے۔
Servis
قدم قدم حسین قدم قدم آرام